سوال

(212) مومنہ عورت کو قبر کی زیارت کی رخصت ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت مومنہ بے قرار کو زیارت قبور مطابق سنت رخصت ہے یا نہیں اور بعد وفات کے روح انسان کی چالیس روز تک ہفتہ وار آتی ہے یا نہیں یا تمام عمر آتی رہتی ہے اور بعد وفات کے نابالغ کی روح بڑھتی ہے یا نہیں ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت صابر ہے اور اس سے کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہیں ہے اور نہ اس امر کا خوف ہے کہ قبرستان میں جا کر روئے گی، چلائے گی اور بے صبری کی حرکتیں کرے گی تو اس کے لیے گاہے گاہے زیارت قبور مطابق سنت کے جائز ورخصت ہے اور اگر بے صبر ہے اور اس سے امر مذکور کا خوف ہے تو اس کے لیے جائز نہیں ۔ نیل الاوطار میں ہے :

(ترجمہ) ’’قرطبی نے کہا قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر جو لعنت آئی ہے یہ بطور مبالغہ ہے اور قبرستان میں اکثر اوقات جانے والی عورتوں کے متعلق ہے کیونکہ اس سے خاوند کے حقوق ضائع ہوتے ہیں، بے پردگی ہوتی ہے، بعض دفعہ نوحہ کرنے لگتی ہیں اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر جائز ہے کیونکہ موت کی یاد کے لیے جیسے مرد محتاج ہیں ایسے عورتیں بھی محتاج ہیں اس سے دونوں طرح کی حدیثوں کی تطبیق ہو جاتی ہے ۔‘‘

باقی رہا بعد مرنے کے انسان کی روح کا آنا یا نابالغ کی روح کا بڑھنا سو ان باتوں کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے ۔ واللہ اعلم حررہ ابو محمد عبدالحق اعظم گڑھی عفی عنہ ۔ (سید محمد نذیر حسین)

ہوالموفق :

مردوں کے واسطے زیارت قبور بالاتفاق سنت ہے اور عورتوں کی نسبت اختلاف ہے اکثر علماء کے نزدیک عورتوں کے لیے بھی زیارت قبور جائز ورخصت ہے اور بعض علماء کے نزدیک مکروہ ہے اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی زیارت قبور کی نسبت حدیثیں مختلف آئی ہیں جو اہل علم عورتوں کے لیے بھی زیارت قبور کو جائز بتاتے ہیں ان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو ایک قبر کے پاس روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو (رواہ البخاری) اور آپ نے اس کو قبر کے پاس بیٹھنے سے منع نہیں فرمایا اور دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع کیا تھا سو تم لوگ قبروں کی زیارت کرو (رواہ مسلم) وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اجازت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے اور تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی قبر کی زیارت کی تو ان سے کسی نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے

عورتوں کوزیارت قبور سے منع نہیں کیا ہے، انہوں نے کہا ہاں منع کیا تھا (مگر) پھر ان کو زیارت قبو کا حکم کیا (رواہ الحاکم) اورچوتھی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ﷞ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ جب میں قبر کی زیارت کروں توکیا کہوں آپ نے فرمایا کہ جب تو قبروں کی زیارت کرے توکہہ السلام علی الدیا (الحدیث) (رواہ مسلم) اورپانچویں دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ﷞ ہر جمعہ کواپنے چچا حمزہ﷜ کی قبر کی زیارت کرتی تھیں (رواہ الحاکم وہو مرسل) اورچھٹی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جواپنے باپ ماں دونوں کی یا ایک کی قبر کی زیارت ہر جمعہ کوکیا کرے تو اس کی مغفرت کی جائے گی اوروہ بار لکھا جائے گا (رواہ البیھقی فی شعب الایمان مرسلاً) اورجو لوگ عورتوں کےلیے زیارت قبور کو مکروہ بتاتے ہیں ان میں بعض مکروہ بکراہت تحریمی کہتے ہیں اور بعض مکروہ بکراہت تنزیہی۔ ان لوگوں کی پہلی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (اخرجہ الترمذی وصححہ) اوردوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ﷞ کو سامنے آتے ہوئے دیکھا توپوچھا کہ کہاں سے آتی ہو؟ انہوں نے کہاکہ اس میت کی تعزیت کوگئی تھی آپ نے فرمایا شاید توجنازہ کے ہمراہ گئی یعنی قبرستان میں گئی تھی، انہوں نے کہا نہیں (اخرجہ احمد والحاکم وغیرہما) ان لوگوں کی یہی دو دلیلیں ہیں، علامہ قرطبی نے ان متعارض ومختلف احادیث کی جمع وتوفیق میں جو مضمون لکھا ہے اس کا خلاصہ مجیب نے جواب میں لکھ دیا ہے اورعلامہ شوکانی نے اس کو اعتماد کے قابل ولائق بتایا ہے اوربلاشبہ جمع وتوفیق کی یہ صورت بہت اچھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم حافظ ابن حجر فتح الباری صفحہ 662 جزو 5 میں لکھتے ہیں:

(ترجمہ) ''قبروں کی زیارت کےلیے عورتوں کے جانے میں اختلاف ہے اکثر کا یہ مذہب ہے کہ جب قبور کی زیارت کی اجازت ہوئی تو اس میں عورتوں کو بھی اجازت ہوگی بشرطیکہ زیادہ نہ جائیں اوروہاں جاکر بے صبری نہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کوقبر کے پاس بیٹھے دیکھا تواسکو منع نہ کیا، حضرت عائشہ﷞ اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی قبر پر زیارت کے لیے گئیں کسی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو قبرستان میں جانے سے روکا ہے، کہنے لگیں جب روکا تھا توسب کو روکا تھا اورجب اجازت ہوئی توعورتوں کو بھی ہوگئی۔ ابواسحٰق نے مہذب میں کہا ہے کہ اجازت صرف مردوں کو ہوئی ہے، عورتوں کو نہیں۔ مانعین عبداللہ بن عمر کی حدیث سے اور لعن اللہ زوارات القبو سے استدلال کرتے ہیں پھر مکروہ کہنے والوں میں سے بعض مکروہ تنزیہی کہتے ہیں اور بعض مکروہ تحریمی۔ قرطبی کہتے ہیں اگر عورت قبرستان میں زیادہ نہ جائے، نوحہ نہ کرے، مرد کے حقوق ضائع نہ کرے تواس کو جانا جائز ہے ورنہ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے جوزیارت کرنے والی عورتوں کو لعنت کی ہے یہ رخصت سے پہلے تھی جب رخصت ہوئی توعورتوں مردوں کو ہوگئی اور عورتوں کےلیے جو زیارت مکروہ ہے وہ صرف بے قراراوربے صبری کی وجہ سے ہے چنانچہ حضرت عائشہ﷞ نے بھی جب اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی قبر کی زیارت کی تو دردناک شعر پڑھے اورحدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ﷞ نے نبی ﷺ سے پوچھا جب میں قبرستان میں جاؤں توکیا کہا کروں آپ نے دعا سکھلائی ان کو منع نہ کیا۔ حضرت فاطمہ﷞ حضرت حمزہ﷜ کی قبر پر ہر جمعہ کوجایا کرتی تھیں اورحدیث میں ہے کہ جوہر جمعہ اپنے والدین کی قبر پر جائے اس کو بخش دیا جائے گا اورماں باپ کے ساتھ احسان کرنے والا لکھا جائے گا۔'' واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفاء اللہ عنہ۔

[فتاوی نذیریہ](#)

جلد 01 ص 656

محدث فتویٰ